منگل | 25- فروری 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

ایڈیٹر: نسیم سیفی

خطبہ نمبر 1

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 47-82 نمبر 42 | منگل 17 شوال 1417ھ 25 تبلیغ 1376ہش 25 فروری 1997ء

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کو سپرد خاک کر دیا گیا

جنازہ مولانا سلطان محمود انور صاحب اور قبر پر دعا چوہدری حمید اللہ صاحب نے کرائی

ربوہ۔24- فروری حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ آپ مورخہ 23- فروری کو صبح دس بجے 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو 23 سال غانا (مغربی افریقہ) میں اور قریباً 26 سال مرکز سلسلہ میں جن اہم عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی ان میں نائب وکیل التبشیر' قائم وکیل اعلیٰ' ناظم دار القضاء اور وکیل التعلیم کے عہدے شامل ہیں۔

(آپ کی وفات تدفین اور حالات زندگی کی تفصیل کل کے شمارے میں دی جا رہی ہے)

جماعت احمدیہ جو خدا کی راہ میں قربانیاں پیش کر رہی ہے ان کے اندر ایسا نور ہے کہ اس کی کوئی مثال دنیا میں کہیں دکھائی نہیں دیتی

وقف جدید کے 41 ویں مالی سال کا اعلان

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 5 جنوری 1996ء بمطابق 5 صلح 1375 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:۔

(اللہ تعالیٰ کے ارشادات) میں مالی قربانی کی طرف بہت ہی لطیف انداز میں اس طرح توجہ دلائی گئی ہے کہ انسانی فطرت کی ایک کمزوری کو سامنے رکھ کر متنبہ فرمایا ہے کہ خدا کی راہ میں جب خرچ کرنے ہوں تو اپنی اس کمزوری کو پیش نظر رکھنا اور خرچ کرتے وقت ٹھوکر نہ کھا جانا تمہیں علم ہونا چاہئے کہ تم جو بھی خرچ کرتے ہو کس مقصد سے کر رہے ہو۔ کس کے حضور پیش کر رہے ہو اور اس کے آداب کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا لازم ہے۔

یہ مضمون اس طرح بیان فرمایا کہ دیکھو جب تم خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہو تو اے ایمان والو طیبات میں سے خرچ کیا کرو (-) جو کچھ بھی تم کماتے ہو ان میں سے بہترین چیز پیش کیا کرو۔ کیونکہ جب ایک دوسرے کو تم تحائف پیش کرتے ہو تو جتنا کسی سے زیادہ تعلق ہو جتنا کسی کی عزت ہو۔ جتنا کسی کا احترام ہو اسی قدر تحفہ چنتے وقت انسان اپنی ملکیت میں سے بہترین چنتا ہے۔ اگر باغوں والا ہے تو پھل وہ چنے گا جو چوٹی کا پھل ہے اور تاجروں کی طرح نہیں کرتا کہ گندہ پھل شامل کر کے تو اوپر دو چار پھل رکھ دے تاکہ اچھی چیز قبول ہو جائے' قیمت مل جائے خواہ بعد میں پتہ چلے کہ یہ تو نہایت ہی گندی اور غلیظ چیز تھی جس کا سودا کیا گیا ہے تو اللہ سے تو دھوکہ ہو نہیں سکتا۔ لیکن دنیا میں بھی انسان اپنی محبتوں اور تعلقات کی قدر کرتا ہے اور اپنے پیاروں سے دھوکے نہیں کیا کرتا۔ تاجر دھوکے کرتا ہے' محبت کے ساتھ پیش کرنے والا دھوکہ نہیں کرتا تو فرمایا تمہارا تو میرے ساتھ ایک محبت کا سودا ہے۔

اور دوسرے یہ کہ ہم نے تمہیں دیا ہے۔ اس لئے جب ہم نے دیا ہے تو پھر اگر تم گندی چیز دو گے تو تمہارا بہت گہرا نقصان ہو گا ایک تو یہ کہ تحفہ نامقبول' دوسرے تم یہ ہمیں نمونہ دکھا رہے ہو گے کہ ہم تو گندی چیزیں دیا کرتے ہیں۔ ہمیں بھی پھر گندی ملنی چاہئے اور احسان فراموش کو تو حقیقت میں کچھ بھی نہیں ملا کرتا۔ تو خدا نے اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے تو نہیں مانگا خدا نے تو ہماری ضرورتیں پوری کرنے کے لئے مانگا ہے اور یہ ضرورتیں دو طرح سے پوری ہوتی ہیں۔ اول تزکیہ نفس' دوسرے احسان کا بدلہ اتارنے کی جو تمنا ہے وہ کچھ نہ کچھ پوری ہو جاتی ہے۔ بسا اوقات عید پر بچے بھی ماں باپ کے لئے تحفے لے کر آتے ہیں حالانکہ سب کچھ وہی دیتے ہیں انہی سے وظیفے ملتے ہیں' انہی سے ماہانہ اخراجات عطا ہوتے ہیں' انہی کا کھانا کھاتے ہیں انہی کے گھر میں رہتے ہیں مگر جب وہ عید یا کسی اور ایسے موقع پر تحفہ پیش کرتے ہیں تو ماں باپ کا دل خوشیوں سے اچھلنے لگتا ہے۔ اس تحفے کو جو پیار اور محبت سے سجا کر پیش کرتے ہیں وہ قبول کرتے ہیں جیسے ان کو ایک دنیا جہان کی نعمت مل گئی ہو تو یہ محبت کے سلسلے اور ہیں' ان کا نظام اور ہے ان کے قوانین مختلف ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ ہم نے تمہیں عطا کیا ہے۔ جب ہم تجھ سے مانگتے ہیں تو ایک پیار کا اظہار ہے تاکہ تمہیں بھی محبت کے سلیقے آئیں تاکہ تمہاری بھی یہ خواہش پوری ہو کہ جس نے ہمیں سب کچھ دیا ہے کبھی ہم بھی تو اسے کچھ دیں۔ اگر خدا نے یہ نظام نہ قائم کیا ہوتا تو ناممکن تھا کہ انسان اس تمنا کو جو اس کی فطرت میں گھول دی گئی ہے کبھی کسی پہلو سے بھی پوری کر سکتا۔ مگر ماں باپ کے تعلق میں جب انسان یہ کر دیتا ہے اور لذت و خوشی محسوس کرتا ہے تو خدا کے تعلق میں بھی اگر ایسا رشتہ نہ ہو اور ایسی خوشی انفاق سبیل اللہ کے ساتھ وابستہ نہ ہو تو انفاق فی سبیل اللہ یعنی خدا کی راہ میں خرچ کرنا ضائع ہو جائے گا۔ خدا کو نہیں پہنچ سکتا۔ اس مضمون کو یوں اس مثال کے ساتھ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو تم کماتے ہو اس میں سے بہترین چیز پیش کیا کرو (-) اور اس میں سے جو زمین میں ہم نے تمہارے لئے اگایا ہے۔

(-) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) جو کچھ ہم انہیں عطا کرتے ہیں اس میں سے وہ دیتے ہیں اور یہاں فرمایا ہے (-) جو تم کماتے ہو اس میں سے بہترین دو۔ یہ اس لئے کہ انسان کے ضمیر کی پیاس بجھے' اس کو وقتی طور پر یہ خیال آئے کہ جو میں نے کمایا ہے اس میں سے دے رہا ہوں۔ مگر اس جاہلانہ خیال کی نفی کرنے کے لئے کہ جو تم نے کمایا ہے گویا تم ہی گھر سے لے کر آئے ہو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ جو کچھ زمین اگاتی ہے وہ ہم ہی تو اگاتے ہیں۔ عطا کا آغاز ہم سے ہے مگر پھر بھی تم نے محنت میں حصہ لیا ہے۔ محنت کر کے اس میں حصہ ڈال لیا ہے تو ہم کہتے ہیں تم اپنی محنت سمجھو اور اپنی محنت میں سے جو بہتر حصہ ہے وہ ہمارے حضور تحفے کے طور پر پیش کرو اور یہ نہ کرنا (-) جو پلید چیز ہے جو خبیث اور گندی چیز ہے وہ نہ نکالا کرنا ہمارے نام پر۔ کیونکہ وہ نکالو گے تو تمہارا خبیث باطن ہی نکلے گا اور کوئی خبیث اور پلید چیز خدا کو نہیں پہنچ سکتی۔ وہ چٹی بھی ہے تو ذلیل قسم کی چٹی پڑ گئی ہے تم پر۔ اور اللہ کو ایسی قربانیوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور پہچان یہ رکھ دی کہ وہ چیزیں خدا کو مقبول نہیں ہیں (-) جب تم خرچ کرتے ہو تو اگر وہ چیزیں تمہیں عطا ہوں تو تمہاری آنکھیں شرم سے جھک جائیں (-) وہ چیزیں پلید نہ پیش کرو جو تم دیتے ہو خرچ کے طور پر (-) لیکن جب لینا پڑے تو ایسی پلید چیز قبول نہیں کرتے (-) سوائے اس کے کہ نظریں جھکا کر' شرم پیتے ہوئے بے چینی کے ساتھ ایک مجبوری کے طور پر قبول کر لو لیکن باوجود اس کے سخت خفت محسوس کر رہے ہوتے ہو۔ (-) اور جان لو کہ اللہ تو غنی ہے اور قابل تعریف ہے۔ غنی ہونے کے لحاظ سے اس کو تمہاری کوئی ضرورت نہیں ہے۔ حمید ہونے کے لحاظ سے اس کو خبیث چیز پہنچ ہی نہیں سکتی۔ جو گندی چیز کسی کو دے گا جو صاحب حمد ہے اس کو گند تو نہیں پہنچ سکتا۔ ناممکن ہے۔ اس کو وہی چیز ملے گی جو قابل حمد ہو' تعریف کے لائق ہو' تو تمہارا تعلق خدا سے کٹ جائے گا بجائے اس کے کہ خدا سے تمہارا تعلق قائم ہو۔

اس کے بعد ایک اور بڑا لطیف مضمون بیان فرمایا کہ تم جب ہاتھ روکتے ہو اچھی چیزیں پیش کرنے سے تو اس کے پیچھے کوئی بات ہے اور بات یہ ہے کہ شیطان تمہیں ایسے رستے پر ڈال رہا ہے جس رستے پر پڑ کے خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے تم محروم ہوتے چلے جاؤ گے اور پھر بھی تمہاری آرزوئیں پوری نہیں ہو سکیں گی۔ تمہارے نفس کی پیاس کبھی بجھ نہیں سکے گی اور تم بد سے بدتر حال میں مبتلا ہوتے چلے جاؤ گے (-) خدا کی راہ میں جو کنجوسی کرنے والے ہیں ان کا آغاز اس بات سے ہوتا ہے کہ شیطان انہیں فقر سے ڈراتا ہے کہ تم غریب ہو جاؤ گے' فقیر بن جاؤ گے۔ جو کچھ آتا ہے تو دیتے چلے جاتے ہو تمہارے پاس کیا رہے گا' تمہاری تجارتیں کیسے چلیں گی' بیوی بچوں کے حقوق کیسے پورے کرو گے' روزمرہ

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

زندگی میں جو تم نے ایک عزت بنائی ہوئی ہے اس کے تقاضے کیسے پورے کرو گے تو فقر سے ڈراتا ہے اور جو ڈرنے والا ہے وہ یہ بات بھول جاتا ہے کہ شیطان نے کب دیا تھا جو اس کے تصرفات کے متعلق ہمیں نصیحتیں کر رہا ہے۔ دیا تو خدا نے تھا اور جس کو ہم دے رہے ہیں وہی ہے جس نے ہمیں دیا تھا تو یہ فقر کا سودا ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ ناممکن ہے کہ عطا کرنے والا لے اور اس طرح لے کہ اس کو غریب اور فقیر اور منگتا بنا کے چھوڑ دے۔ اگر یہ تھا تو پھر دینے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ تو ایک ایسی ناممکن بات ہے جو کسی صورت میں بھی عقل میں آ نہیں سکتی لیکن پھر بھی ڈر جاتے ہو' تم بڑے بیوقوف ہو۔ شیطان جس کا کوئی تعلق بھی نہیں تمہارے رزق سے' ہاں بعض صورتوں میں تعلق تم خود بنا لیتے ہو جب ناجائز رزق کماتے ہو تو پھر شیطان کا تم پر دخل ہوتا ہے مگر اللہ نے یہاں ناجائز رزق کی بات ہی نہیں شروع کی۔ فرمایا ہے جو تم کماتے ہو طیبات میں سے تو یہاں اس گروہ کی بات ہو رہی ہے جو ناجائز نہیں کما رہے۔ جو ناجائز کمانے والے ہیں ان سے تو اللہ مانگتا ہی نہیں کبھی۔ کب خدا نے کہا ہے کہ اپنی حرام کی کمائیوں میں سے مجھے پیش کرو۔ وہ بحث میں شامل ہی نہیں مضمون۔ پس جن کو خدا نے دیا ہے شیطان نے نہیں دیا وہ بڑے بے وقوف ہوں اگر شیطان کے ڈرانے سے ڈر جائیں اور خدا کی راہ میں جس نے ان کو عطا فرمایا ہے خرچ کرنے سے پیچھے ہٹ جائیں اور شیطان اس کے ساتھ کیا کہتا ہے۔ یہ بہت ہی گہرا نفسیاتی مضمون ہے کہ فقر سے ڈراتا ہے لیکن فحشاء کا حکم دیتا ہے اور فحشاء وہ زندگی ہے جس میں انسان کو بے حد خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اور شیطان کا جھوٹا ہونا اسی سے ثابت ہو جاتا ہے کہ تمہیں فقر سے ڈراتے ہوئے ایسی باتوں کے شوق لگا دیتا ہے' ایسی تمناؤں کو بھڑکا دیتا ہے جو بہت مہنگی ہوتی ہیں اور تمہاری زندگی کی عام ضرورتوں کو پورا کرنے بعد جو کچھ بچتا ہے اس سے زیادہ خرچ کرو تب بھی تمہاری وہ خواہشیں جو فحشاء سے تعلق رکھتی ہیں پوری نہیں ہو سکتیں۔ تو شیطان کی دھوکہ بازی اور اس انسان کی جو اس دھوکے میں آئے ان کی عقل کا پورا پول کھل جاتا ہے اس سے۔ اگر وہ تمہارا پیسہ بڑھانا چاہتا ہے تو فحشاء کی طرف کیوں لگاتا ہے تمہیں۔ کیوں کہتا ہے کہ بہت مہنگی کاریں خریدو تو پھر تمہیں تسکین ملے گی۔ کیوں کہتا ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ عیاشی کے سامان مہیا کرو یا حاصل کرو تب تمہیں صحیح زندگی کا سکون ملے گا اور ایک دوسرے سے دکھاوے میں آگے بڑھو ایسے اخراجات کرو جس سے تمہاری ظاہری طور پر قوم میں یا برادری میں ناک قائم رہ جائے اور اندر سے سب کچھ کٹ جائے اور سب کچھ ختم ہو جائے۔ یہ تعلیم جو فحشاء کی تعلیم ہے یہ ثابت کر رہی ہے کہ شیطان کو تمہارے اموال میں کوئی دلچسپی نہیں ہے تمہارے حق میں کوئی دلچسپی نہیں ہے وہ تمہارا دشمن ہے اور دشمنوں والے وساوس میں تمہیں مبتلا کر دیتا ہے۔

اللہ اس کے مقابل پر کیا کہتا ہے شیطان تمہیں فقر کا اور فحشاء کا حکم دیتا ہے (-) اور اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے مغفرت کے وعدے کرتا ہے۔ پس انفاق فی سبیل اللہ کا تعلق ایک مغفرت سے بھی ہے اور یہ بہت ہی اہم تعلق ہے جس کو آخر پر بیان فرمایا ہے۔ وہ پہلے تعلقات جو میں نے بیان کئے ہیں (کلام الٰہی) کی (-) روشنی میں ان پر یہ مستزاد ہے کہ یاد رکھو وہ تمہیں چیزیں تو ملیں گی ہی مگر تم اتنے گنہگار ہو کہ اگر محض نیکیوں اور گناہوں کا آپس میں حساب تکڑی کے تول کیا جائے تو تمہاری بخشش کے سامان بہت مشکل ہیں۔ اور یہ امر واقعہ ہے کہ اگر باقاعدہ ناپ تول کر حساب ہو کہ نیکیاں کتنی ہوئیں اور بدیاں کتنی تو بھاری اکثریت انسان کی ایسی ہے جن کے بدیوں کے پلڑے بھاری ہوں گے اور نیکیوں کے کم ہوں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا (-) ان دونوں کا گہرا تعلق ہے۔ فرمایا مغفرت کے ذریعے تو ہم تمہارے بوجھ کم کر دیں گے جو بدیوں کے بوجھ ہیں وہ شمار میں نہیں لائیں گے۔ اور فضل کے ذریعے نیکیوں کا پلڑا بھاری کر دیں گے۔ پس دونوں طرف انفاق فی سبیل اللہ کا فائدہ عجیب طریقے سے پہنچے گا کہ گناہوں کا پلڑا تو ہلکا ہوتا چلا جا رہا ہے اور نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوتا چلا جا رہا ہے اور باقی سب چیزیں اس کے علاوہ ہیں جو پہلے نصیب ہو گئیں۔

اور "فضل" کا دوسرا معنی ہے کہ اموال میں بھی برکت دے گا کیونکہ لفظ "فضل" (کلام الٰہی) میں اموال کی برکت سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ واضح طور پر جا بجا اس کو دنیاوی نعمتوں کے لئے بھی استعمال فرمایا گیا ہے تو یہ دوہرا فائدہ بھی نکل آتا ہے کہ تمہارے اموال بڑھیں گے کم نہیں ہوں گے شیطان جھوٹ بول رہا ہے فقر نہیں ہو گا اور شیطان فحشاء کی طرف بلاتا ہے جس سے گناہوں کے پلڑے بھاری ہوتے چلے جائیں گے۔ ہم مغفرت کی طرف بلا رہے ہیں جس سے تمہارے کئے ہوئے گناہ کالعدم ہونے شروع ہو جائیں گے۔ وہ فقر سے ڈراتا ہے ہم فضل کے وعدے کرتے ہیں اور ہم اپنے وعدوں میں سچے ہیں شیطان اپنے وعدوں میں جھوٹا ہے۔ اس صفائی' اس لطافت کے ساتھ' اس تفصیل سے دنیا کی کسی کتاب میں آپ کو انفاق کا مضمون دکھائی نہیں دے گا۔ انفاق فی سبیل اللہ کا مضمون (کلام الٰہی) میں مختلف جگہ بیان ہوا ہے ہر جگہ ایک عجب انفرادی حسن کے ساتھ بیان ہوا ہے جو دوسری باتوں کے علاوہ کچھ مزید حکمت کی باتیں اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور یہ جو (-) میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اس کو دیکھیں اس کو غور سے پڑھیں' غور سے سنیں اور سمجھیں تو کتنا حسین نظارہ ہے اس تعلیم کا۔ دنیا کی کوئی تعلیم اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتی۔

پھر فرماتا ہے (-) دیکھو خدا کیسی کیسی حکمتیں عطا فرما رہا ہے جس کو چاہتا ہے وہ حکمت عطا کر دیتا ہے۔

اور فرمایا حکمت تو اموال سے بہت بہتر ہے۔ اور حکمت ہی ہے جو دراصل اموال کے حصول کا موجب بن جایا کرتی ہے (-) اگر اموال کے بدلے صرف حکمت ہی کسی کو عطا کر دی جائے اسے بہت بڑا مال عطا ہو گیا۔ اور اموال بھی بڑھائے جائیں اور پھر حکمت بھی بڑھا دی جائے تو بہت بڑی دولت ہے جو نصیب ہو گئی۔ اور حکمت کی باتیں ہیں ساری جو آپ نے سنی ہیں اور حکمت کے متعلق ایک واضح حقیقت ہے جو آج کے زمانے میں خوب کھل گئی ہے کہ جن کے پاس حکمت ہے وہ امیر ہیں۔ جن کے پاس حکمت نہیں وہ غریب ہیں۔ ساری قومیں جو آج دنیا کے اموال پر قابض ہوئی ہیں اپنی حکمت کے ذریعے قابض ہوئی ہیں انہوں نے اسرار علوم کو سیکھا ہے۔ وہ علوم کے پردے میں جو راز تھے ان کو دریافت کرنے والے لوگ ہیں اور اس کے نتیجے میں تمام دولتوں نے اپنے خزانوں کے دروازے ان پر کھول دیئے ہیں اور جو بے چاری قومیں حکمت سے عاری ہیں جاہل قومیں ہیں ان کو اموال بھی نصیب نہیں ہوئے جو تھا وہ بھی امیر قومیں لوٹ کر لے گئیں۔

(کلام الٰہی) کی تعلیم حکمت کے خزانوں سے بھری پڑی ہے۔ فرمایا (-) جو بھی تم میں سے حکمت عطا کیا جائے گا اسے گویا بہت مال و دولت نصیب ہوا (-) لیکن عقل والوں کے سوا سیکھتا کون ہے مصیبت تو یہ ہے۔ اتنی باتیں کھول کر بیان ہوئی ہیں پھر بھی جب خرچ کے وقت آئیں گے تمہاری مٹھیاں بند ہی ہو جاتی ہیں جن کو کنجوسی کی عادت ہے پھر تمہیں حوصلہ نہیں پڑے گا۔ (-) اہل عقل کے سوا کون ہے جو نصیحت پکڑتا ہے جو ان نصیحت کی باتوں سے استفادے کی طاقت رکھتا ہے۔ یہ جو مضمون ہے آگے (-) بھی یہ چل رہا ہے۔ لیکن میں آج صرف ان (-) پر اکتفا کرتے ہوئے وقف جدید کے سال نو کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔

وقف جدید کا 1995ء میں چالیسواں سال غروب ہو رہا ہے اور 96ء میں اکتالیسواں سال طلوع ہو رہا ہے۔ سال 94ء میں انتالیسواں سال تھا سال 95ء چالیسواں سال اور اب جس سال میں ہم داخل ہو چکے ہیں یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کا اکتالیسواں سال ہے۔ اور جماعت احمدیہ بحیثیت مجموعی جو خدا کی راہ میں خرچ کر رہی ہے اور جس انداز سے خرچ کر رہی ہے اس پہلو سے حضرت بانی سلسلہ کی صداقت کی یہ ایک ایسی دلیل ہے جو سورج کی طرح روشن ہے۔ دن کو سورج بن کر چمکتی ہے تو رات کو چاند بن کے نور برساتی ہے۔ دن رات جماعت احمدیہ جو خدا کی راہ میں قربانیاں پیش کر رہی ہے ان کے اندر ایسا نور ہے کہ اس کی مثال دنیا میں کہیں دکھائی نہیں دیتی۔ کوئی ہے تو جماعت لا کے دکھائے۔ ہم نے تو ایسے دیکھے ہیں جو دین کے نام پر جمعیتیں بھی بناتے ہیں خدمتیں بھی کرتے ہیں مگر اس وقت تک جب کوئی پیسہ عطا کرنے والا ہاتھ ان کو عطا کر رہا ہے۔ کسی حکومت نے امداد بند کر دی تو ان کی خدمتیں بھی وہیں ختم ہو جاتی ہیں مگر وہ جماعت جو خدا کے نام پر بنی نوع انسان کی خدمت بھی کر رہی ہو اور مذہب کی خدمت بھی کر رہی ہو یعنی دینی' روحانی اقدار کی بھی' ایک ہی ہے کل عالم میں جو جماعت احمدیہ ہے جو یہ سب کچھ کرتی ہے اور انفاق فی سبیل اللہ کے ذریعے کرتی ہے۔ کوئی غیر ہاتھ اس کو عطا نہیں کر رہا' ہاں اللہ کا ہاتھ ہے جو عطا فرماتا ہے۔

اور یہ بات کہ خدا کی خاطر کرتے ہیں "طیبات" دیتے ہیں' جو کمایا وہ خدا کی عطا سمجھتے ہوئے اس کے حضور عاجزانہ طور پر پیش کرتے ہیں اور اس میں لذت محسوس کرتے ہیں یہ اس طرح ثابت ہوتی ہے کہ ہر سال قربانی کرنے والا آگے بڑھتا جاتا ہے۔ وہ شخص جس کو قربانی کرتے ہوئے تکلیف محسوس ہو وہ دو چار سال چلے گا اس کے بعد تھک کے رہ جائے گا۔ کہے گا بس کافی ہو گئی۔ جو دینا تھا دے دیا۔ اب نہ ہمارے دروازے کھٹکھٹائے جائیں۔ اور جن کو یعنی جماعت احمدیہ کے جن مخلصین کو خدا کی راہ میں قربانی کی عادت ہے اگر سیکرٹری مال ان کے دروازے کھٹکھٹانا چھوڑ دے تو وہ جا جا کے دروازے کھٹکھٹاتے ہیں۔ کہتے ہیں کیا بات ہو گئی تم ہم سے چندہ لینے نہیں آئے اور دیکھو اگر اس طرح سستی کی تو پھر ہو سکتا ہے کہ ہم سے غفلت ہو جائے اور پھر یہ روپیہ کہیں اور خرچ ہو جائے اور جو ان سے بھی آگے سبقت لے جانے والے ہیں وہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ یہ روپیہ جو خدا کے لئے وقف کیا ہے کسی اور جگہ خرچ ہو جائے گا۔ وہ یہ دیکھتے ہیں کہ وہ روپیہ جو ہم نے فلاں غرض کے لئے رکھا ہوا تھا کیوں نہ خدا کی راہ میں خرچ کر دیں کیونکہ پھر توفیق ملے نہ ملے۔ اور ایسے واقعات بڑی کثرت سے ہر سال ہوتے ہیں اور بڑی کثرت سے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ جو فضل کی صورت میں ان معنوں میں ہے کہ ہم بڑھانے والے ہیں یہ بھی پورا ہوتا چلا جاتا ہے۔

ایسے حیرت انگیز واقعات آئے دن میرے سامنے آتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ ایک آدمی نے وعدہ کیا ہے معین طور پر وعدہ کرتے وقت پوری طرح دل کو اطمینان نہیں ہے کہ میں پورا بھی کر سکوں گا مگر اخلاص تھا' ہمت تھی وہ وعدہ کر دیا اور پھر دعا کی کہ اللہ اسے پورا کرنے کے سامان فرمائے۔ پھر جس طرح غیب سے وہ سامان پیدا ہوتے ہیں اور بسا اوقات بعینہٖ اتنی رقم اچانک ملتی ہے جو وعدہ کی گئی تھی یعنی اگر کسی نے 7572 روپے کا وعدہ کیا تھا تو خدا تعالیٰ یقین دلانے کی خاطر کہ یہ میں نے خصوصیت سے تمہارے اخلاص کو قبول کرتے ہوئے اس لئے دی ہے کہ تم اپنا تحفہ مجھے پیش کر سکو اور جو رقم ملتی ہے 7572 روپے ہی ہوتی ہے۔ اب یہ جو واقعات ہیں یہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک زندہ اور جاری اور ساری حقیقت بن چکے ہیں کوئی ماضی کے قصے نہیں ہیں۔ جیسے کل تھے ویسے آج بھی ہیں' جیسے آج ہیں ویسے کل بھی ہوں گے اور یہ نشان صداقت اور عظمت کا نشان سوائے جماعت احمدیہ کے دنیا میں اور کسی جماعت کو عطا نہیں ہوا۔ پھر وہ لطف ایسا محسوس کرتے ہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ وہ ہر سال ہر آنے والے وقت میں قربانی میں پہلے سے بڑھ جاتے ہیں۔ صاف ثابت ہے کہ وہ محبت ہی کے نتیجے میں خرچ کر رہے ہیں چٹی والے تو ایسا نہیں کیا کرتے۔

کل جو "لقاء مع العرب" کا پروگرام تھا اس میں منیر ادلبی صاحب نے مجھ سے ایک سوال کیا کہ مٹے

سال کی باتیں ہو رہی ہیں پرانا سال جا رہا ہے لوگ خوشیاں منا رہے ہیں' جماعت احمدیہ کا کیا موقف ہے۔ اس میں جو میں نے تفصیل سے ان کو موقف سمجھایا۔ کل ایک یہ بات بھی ان کو سمجھائی کہ جماعت احمدیہ کا ہر آنے والا سال گزرے ہوئے سال سے لازماً بہتر ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ جماعت احمدیہ پر کوئی ایسا سال طلوع کرے جو پچھلے سالوں سے کسی طرح نیکیوں میں پیچھے رہ جائے' وہ ضرور آگے بڑھتا ہے۔ (حضرت صاحب نے فرمایا جماعت کے لئے یہ وعدہ ہے کہ اس کا ہر آنے والا لمحہ گزرے ہوئے لمحہ سے بہتر ہوگا) جماعت احمدیہ کی مالی قربانیاں ایک حیرت انگیز صداقت کا نشان ہیں اور اخلاص کے بغیر اور محبت کے بغیر ممکن نہیں ہے اس لئے لوگ لاکھ طعنے دیں کہ جی یہ تو چندے کی باتیں کرتے ہیں لیکن آپ اس حقیقت پر پوری طرح قائم رہیں۔ آپ کی سچائی کا قدم ٹلنا نہیں چاہئے اس حقیقت سے کہ آپ جو خدا کی راہ میں پیش کرتے ہیں وہ چٹی نہیں ہے' وہ محبت کے رشتے ہیں' محبت کے اطوار ہیں جو از خود آپ کو خدمت دین پر یعنی مالی خدمت پر مجبور کرتے چلے جاتے ہیں کوئی بیرونی دباؤ نہیں ہے۔ ہاں نفس کی اپنی ایک تمنا ہے کہ وہ جس نے سب کچھ دیا ہے ہم بھی تو اس کی راہ میں کوئی تحفہ پیش کریں جسے وہ قبول کرے اور ہماری ادنیٰ پیش کش کے مقابلے پر محبت کا سودا ہو اس کے پیار کی نظریں ہم پر پڑنے لگیں۔

اس پہلو سے وقف جدید بھی کوئی مستثنیٰ نہیں۔ ساری دنیا میں جماعت احمدیہ جو ہر قسم کے چندے پیش کر رہی ہے ان میں جب وقف جدید کا اضافہ کیا گیا تو دوسرے چندوں میں کمی نہیں آئی۔ یہ چندہ بڑھنا شروع ہو گیا۔ یہ عجیب سی چیز ہے کہ جتنا مرضی بوجھ ڈال دو اور بوجھ ڈالو تو رفتار اور بھی تیز ہو جاتی ہے' کم نہیں ہوتی کسی قیمت پر' اور اگر بوجھ والی سواریاں ہیں تو جتنی سواریاں بعد میں داخل ہوتی ہیں وہ بھی تیز رفتار اسی طرح اسی شان کے ساتھ آگے بڑھنے والی ہیں۔ جس پہلو سے بھی دیکھو یہ جماعت احمدیہ کی زندگی کی علامتیں ہیں اور یہ اس وقت تک زندہ رہیں گی جب تک آپ کے اندر روحانیت زندہ رہے گی' جب تک آپ کے اندر خدا کا تعلق زندہ رہے گا' جب تک آپ اپنے خرچ کو اس (۔) اسلوب کے مطابق ڈھالیں گے جو ہمیں بتاتا ہے کہ تم نے پیار اور محبت کے نتیجے میں خدا کے حضور پیش کرنا ہے اور ڈرنا نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ تم پر ایسے فضل نازل فرمائے گا کہ تم خود اس کے نتیجے میں حیرت زدہ رہ جاؤ گے۔

ہر سال جماعت کی مالی قربانیوں میں اضافہ جہاں ایک طرف اس بات پر گواہ ہے کہ جماعت احمدیہ اخلاص میں آگے بڑھ رہی ہے وہاں اس بات پر بھی گواہ ہے کہ خدا اپنے وعدے پورے کرتا چلا آرہا ہے اور اتنی قربانیوں کے باوجود جماعت غریب نہیں ہوئی بلکہ پہلے سے بڑھ کر امیر ہو گئی ہے۔

اب اس پس منظر میں میں آپ کو وقف جدید کے بعض کوائف پڑھ کے سناتا ہوں۔ وقف جدید کا آغاز تو 1957ء کے آخر میں ہوا غالباً ستمبر میں یا اس کے لگ بھگ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے اس کی بنیاد ڈالی۔ جو ابتدائی ممبر مقرر فرمائے تھے ان میں اس عاجز کے نام کے علاوہ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کا نام بھی تھا' (۔) حضرت مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب کا نام بھی تھا جن کا ابھی چند دن ہوئے وصال ہوا ہے اور آج (اللہ نے چاہا تو) ان (کا جنازہ پڑھا جائے گا) اور حضرت مولوی ابو العطاء صاحب کا نام بھی تھا۔ حضرت ملک سیف الرحمان صاحب کا نام بھی تھا اور بھی ایک دو نام تھے تو کل سات ممبران تھے جن سے اس تحریک کا آغاز ہوا۔ اور ابتدائی وعدہ مجھے یاد ہے اس سال کا شاید ستر بہتر (72) ہزار روپے تھا اور پھر جو خدا تعالیٰ کے فضل سے خدا تعالیٰ نے اسے ترقی عطا فرمانی شروع کی تو اب آج کے وقت تک پہنچتے پہنچتے بالکل کایا پلٹ چکی ہے۔ جو ابتدائی رقمیں تھیں وہ جو لاکھوں کی رقمیں تھیں کروڑوں میں بدل چکی ہیں' جو ہزاروں کی تھیں لاکھوں میں اور لاکھوں کی کروڑوں میں بدل چکی ہیں اور دنیا کی وہ قومیں بھی اب اس قربانی میں شامل ہو گئی ہیں جن کو پہلے وقف جدید کی قربانی میں شامل نہیں کیا جاتا تھا یعنی یورپ اور دیگر مغربی اقوام یعنی یورپ کی اور امریکہ اور کینیڈا وغیرہ کی اقوام۔

تو اب میں مختصر آپ کے سامنے یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ کس طرح محبت اور پیار سے جماعت احمدیہ وقف جدید کے تقاضوں کو پورا کر رہی ہے اس کا اندازہ آپ اس سے کریں کہ تہتر (73) ممالک کی رپورٹس کے مطابق 95ء کے سال میں جماعت احمدیہ کو تین کروڑ چار لاکھ پانچ ہزار وعدے پیش کرنے کی توفیق ملی تھی اور وصولی تین کروڑ اڑتالیس لاکھ چھیاسی ہزار ہوئی ہے۔ یعنی وعدے کم اور وصولی بہت زیادہ اور اس میں سب سے آگے امریکہ نے قدم رکھا ہے (۔) اس کی جب میں تفصیل بیان کروں گا تو انگلستان والوں کے لئے کافی سوچ بچار کے سامان ہیں اس میں۔ ایک طرف آپ کا امریکہ سے مقابلہ ہے۔ دوسری طرف ہندوستان سے بھی ہے اور میں آپ کو بروقت متنبہ کر دینا چاہتا ہوں کہ ہندوستان دوڑ میں بہت پیچھے سے شروع ہوا اور آپ کے قریب قریب پہنچ چکا ہے۔ انٹرنیشنل کرنسی میں اگر اس کو تبدیل کر کے پیش کروں تو پانچ لاکھ (77) ہزار سات صد پاؤنڈ کے وعدے تھے یعنی آپ کی کرنسی انگلستان کی کرنسی میں میں اگر ڈھالوں اس کو' اور اس کے مقابل پر وصولی خدا کے فضل سے چھ لاکھ ستر ہزار نو صد پاؤنڈ ہوئی۔ یہ وصولی کی جو خبریں ہیں یہ دراصل ابھی تک مکمل نہیں ہوئیں کیونکہ

وصولی بعد میں بھی ہوتی رہتی ہے۔ جب رپورٹیں آتی ہیں تو اس وقت تک جو رقمیں آچکی ہوتی ہیں سب رپورٹوں میں شامل نہیں ہو سکتیں کیونکہ حساب کتاب میں دفتری انتقالات میں وقت لگتے ہیں اور بعض لوگ اپنی وصولیاں سال ختم ہونے کے بعد بھی پچھلے سال کے حساب میں کرتے رہتے ہیں اور مرکز کو بھیجتے رہتے ہیں تو یہ جو خدا کے فضل سے حیرت انگیز وصولی کی رقمیں آپ نے سنی ہیں ان سے (اللہ نے چاہا تو) زیادہ ہوگی کم نہیں ہوگی۔

اب میں بعض سالوں کے مقابلے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یعنی پچھلے دو سالوں کے مقابلے سال انتالیس میں یعنی 1994ء میں چار لاکھ بیاسی ہزار پاؤنڈ کے وعدے تھے اور وصولی پانچ لاکھ چھبیس ہزار آٹھ سو چھیاسی کی تھی۔ تو یہ کوئی اتفاقی واقعہ نہیں ہے کہ وعدوں سے وصولی آگے بڑھ گئی ہے پچھلے دو سالوں کے موازنے میں بھی یہی ہوا تھا۔ سال 94ء میں چار لاکھ بیاسی ہزار کے وعدے اور وصولی پانچ لاکھ چھبیس ہزار کی تھی۔ سال چالیس میں پانچ لاکھ ستتر ہزار سات سو نوے پاؤنڈ کے وعدے اور چھ لاکھ ستر ہزار نو سو تیرہ پاؤنڈ کی وصولی۔ اور جہاں تک فیصد اضافے کا تعلق ہے گزشتہ دو سالوں کے موازنے میں اضافہ وعدوں سے بڑھ کر وصولی نسبت یہ تھی 19ء86 اور یہ جو سال ابھی گزرا ہے اس کو پچھلے سال پر اپنے وعدوں اور ان کی وصولی کی جو نسبت بنی ہے وہ ہے 95ء میں 27 فیصد وعدوں سے زیادہ وصولی ہوئی ہے۔ جبکہ گزشتہ سال 19ء86 فی صد تھی۔

جہاں تک مجاہدین کی تعداد کا تعلق ہے اس لحاظ سے بھی خدا کے فضل سے یہ سال بہت بہتر رہا ہے۔ سال انتالیس میں ایک لاکھ اکانوے ہزار تین سو چوہتر چندہ دہندگان نے وقف جدید میں حصہ لیا تھا۔ ایک لاکھ اکانوے ہزار تین سو چوہتر۔ سال 1995ء میں دو لاکھ دس ہزار چھ سو بیالیس افراد نے' مخلصین نے وقف جدید کے چندے میں حصہ لیا۔

جہاں تک امریکہ کی غیر معمولی خدمات کا اور سبقت کے جوش کا تعلق ہے میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ امریکہ نے ایک فیصلہ کیا میں جب وہاں گیا تو ایم ایم احمد نے مجھ سے بات کی جو امیر ہیں امریکہ کے کہ ہم نے غور کیا آپس میں کہ جب بھی کسی ملک کے سبقت لے جانے کا ذکر ملتا ہے تو ہمارے دل میں بڑی ایک قسم کی بے چینی سی پیدا ہو جاتی ہے' جہاں خوشی بھی ہوتی ہے وہاں بے چینی بھی کہ کاش کسی مد میں تو ہماری سبقت کا بھی ذکر آئے تو بہت غور کے بعد ہم نے سمجھا کہ دوسرے بڑے بڑے چندوں میں تو ہم اپنی تعداد اور حالات کے لحاظ سے دنیا کو پیچھے نہیں چھوڑ سکتے تو وقف جدید کے چندے کو اپنے لئے خاص مطمح نظر بنالیں اور یہ فیصلہ کریں کہ سارے مل کر وقف جدید میں بہر حال سب دنیا کی جماعتوں سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔ اس وعدے کو وہ پھر سال بہ سال پورا کرتے رہے اور مسلسل ان کا قدم ترقی کی طرف بڑھا ہے۔ چنانچہ اس سے آپ دیکھ لیجئے کہ اس وقت دنیا بھر کی جماعتوں میں پاکستان کے سوا باقی سب جماعتوں سے امریکہ کی جماعت آگے بڑھ گئی ہے۔ جو چندوں کے لحاظ سے بھی آگے بڑھ گئی ہے' وعدوں کے مقابل پر وصولی حاصل کرنے کی رفتار میں بھی آگے بڑھ گئی ہے اور تعداد چندہ دہندگان بڑھانے میں بھی آگے بڑھ گئی ہے۔

امریکہ کا اس سال 95ء والے سال کا وعدہ ایک لاکھ ستر ہزار ڈالر تھا اور بڑی خوشی سے مجھے فون پر بتایا گیا ہے کہ ہم نے بڑی چھلانگ لگائی ہے اور اس دفعہ وعدہ ایک لاکھ ستر ہزار ڈالر کا ہے۔ وصولی پتہ ہے کتنی ہوئی ہے' دو لاکھ نوے ہزار ڈالر' مجھے انہوں نے بتایا خود ان کو یقین نہیں آرہا تھا کہ عجیب بات ہے' اللہ کی شان کہ ہم ایک لاکھ ستر کو زیادہ سمجھ رہے تھے اور خدا نے ایسا ولولہ پیدا کر دیا ہے دلوں میں کہ وصولی کی جو آخری خبر موصول ہوئی ہے وہ دو لاکھ نوے ہزار ڈالر کی ہے۔ اور چندہ دہندگان کے اعتبار سے بھی (۔) گزشتہ سال کے مقابل پر انچاس فی صد اضافہ ہوا ہے اور وہی اضافہ غالباً اس وصولی پر بھی اثر انداز ہوا ہے کیونکہ جن کو بعد میں انہوں نے چندہ دہندہ بنایا ہے ان کا پہلے وعدوں میں نام نہیں آیا ہوگا ظاہر بات ہے۔ تو اس وجہ سے ان کی پھر وصولی کی رفتار خدا کے فضل سے یا وصولی کی نسبت خدا کے فضل سے بڑھ گئی۔

ویسے (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) کہ آج تک پاکستان کو یہ جھنڈا سب جھنڈوں سے بلند رکھنے کی توفیق مل رہی ہے۔ تمام دنیا میں سب سے زیادہ وقف جدید کے میدان میں قربانی کرنے کی پاکستان کی جماعتوں کو توفیق ملی ہے۔ پیچھے سے بہت آگے بڑھنے والی جماعتوں میں سے امریکہ اب نمبر دو پر آگیا ہے۔ پاکستان کے بعد ان کا نمبر دو ہے لیکن فرق اب تھوڑا رہ گیا ہے۔ اس لئے بعید نہیں کہ اگلے سال یہ اپنی خواہش کے مطابق دنیا کی وقف جدید کی قربانی میں نمبر ایک جماعت بن جائے۔ جرمنی سب چندوں میں اللہ کے فضل سے اچھا اور مخلص اور متوازن قربانیاں کرنے والا ہے۔ وقف جدید میں جرمنی کی پوزیشن نمبر تین ہے اور اب آپ انتظار کر رہے ہوں گے کہ برطانیہ کی باری آجائے گی۔ میں بھی یہاں رہتا ہوں۔ آج کل' لیکن افسوس کہ کینیڈا نے برطانیہ کو پیچھے چھوڑ دیا حالانکہ کینیڈا باقی چندوں کے لحاظ سے ان سے پیچھے ہے۔ اس کی مالی استطاعت جماعت برطانیہ کی مالی استطاعت سے کم ہے مگر اس کو خدا نے توفیق بخش دی کہ کینیڈا کے بتیس ہزار پاؤنڈ کے مقابل پر برطانیہ کی طرف سے چھبیس ہزار پاؤنڈ پیش ہوئے ہیں۔ اور خطرناک بات یہ ہے کہ انڈیا چھٹے نمبر پر آکر اکیس ہزار نو سو تریسٹھ پاؤنڈ کی قربانی پیش کر رہا ہے جب کہ اس سے پہلے چند ہزار سے زیادہ نہیں ہوا کرتی تھی۔ اب ہندوستان اور برطانیہ کے اقتصادی حالات کا موازنہ بھی کریں اور احمدیوں کی تعداد کا موازنہ بھی کریں اور پھر ان کو ملا کر دیکھیں تو پھر صحیح تصویر سامنے آئے گی۔ تعداد کے لحاظ سے اس وقت ہندوستان کی تعداد جو میں نے اندازہ لگایا ہے وہ تقریباً سات گنا زیادہ ہے۔ یعنی اگر ایک احمدی ہے یہاں تو وہاں سات احمدی ہیں اور

جو بہت سے نومبایعین اب آرہے ہیں ان کو میں شمار نہیں کر رہا کیونکہ ابھی ہم نے ان کو سنبھالا نہیں ہے۔ پچاس ہزار جو گزشتہ سال آئے تھے ان کو تو فوراً اس میدان میں نہیں جھونک سکتے کیونکہ ان کی تربیت پہ ابھی کچھ وقت لگے گا۔ وہ احمدی جو مستحکم ہو چکے ہیں ان میں سے اکثر چندہ دہندگان نکلے ہیں جو پرانے احمدی تھے اور اس طرح نسبت ایک اور سات کی ہے یعنی ان کو عددی فوقیت آپ پر سات گنا کی ہے لیکن اقتصادی نقطہ نگاہ سے اگر دیکھیں تو آپ کو ان مقابل کے پر فی آدمی بارہ گنا زیادہ آمد ہوتی ہے اور یہ ایک محفوظ اندازہ لگایا گیا ہے جو یونائیٹڈ نیشنز کے چھپے ہوئے اعداد و شمار سے نکالا ہے۔

کچھ عرصہ پہلے رفیق چانن صاحب نے جو اقتصادیات سے تعلق رکھتے ہیں مجھے یہ رسالہ بھیجا جو تازہ چھپ کے آیا تھا اور کہا کہ آپ نے چندوں کے موازنے کرنے ہوتے ہیں تو اس پہلو کو بھی مد نظر رکھ لیا کریں کہ کسی قوم میں مالی استطاعت کیا ہے اور اقتصادی حالت کیسی ہے۔ تو جواب تو میں نے ان کو یہی

دیا تھا یا ابھی لکھوانا ہے کہ واقعہ یہ ہے کہ یہ باتیں تو ہم اقتصادی جائزوں کے طور پر پیش کرہی نہیں رہے یہ تو ذریعے ہیں ایک دوسرے سے مقابلہ پیدا کرنے کے 'فاستبقوا الخیرات کے بہانے ملتے ہیں اور اللہ کے فضل سے یہ باتیں کام کر بھی رہی ہیں۔ اگر میں اقتصادی گہرائیوں میں اتر کر یہ موازنے شروع کر دوں کہ دراصل کیا بات ہے' اصل میں کون آگے ہے تو یہ سارا لطف بھی ہاتھ سے جاتا رہے گا اور ان باتوں کی اکثر سمجھ بھی نہیں کسی کو آنی تو اس لئے مجھے چلنے دیں اسی طریقے سے۔ جماعت کو ضرورت ہے اچھی باتوں کی تحریص کی اور تحریک اسی غرض سے کی جاتی ہے اس لئے آپ اپنے نقطہ نظر سے جو مرضی سمجھیں مگر جس انداز سے مجھے خدا کے فضل سے جماعت کے دلوں میں ایک ہلچل پیدا کرنے کی توفیق مل جاتی ہے وہی میرا مقصد ہے اور وہ پورا ہو رہا ہے مگر بہرحال انہوں نے چونکہ بھیجا تھا اس لئے میں نے کہا استعمال ضرور کرنا ہے کیونکہ ان کا پہلا وار ہے وہ خالی نہیں جانا چاہئے۔ چنانچہ میں نے اس کو استعمال کیا۔ اب اسی کی رو سے میں آپ کو یہ موازنہ بتا رہا ہوں کہ ہندوستان کی مالی استطاعت اگر دلی کا لندن سے مقابلہ کیا جائے تو ایک اور بارہ کی نسبت ہے۔ ہندوستان اگر ایک روپیہ کماتا ہے تو انگلستان بارہ روپے کماتا ہے۔ تعداد دیکھی جائے تو آپ کے چندہ دہندگان کے مقابل پر ان کی سات گنا تعداد ہے۔ اور اس پہلو سے اس موازنے کے بعد آپ کو ان سے بہت زیادہ آگے ہونا چاہئے لیکن وہ آپ کے قریب پہنچ گئے ہیں اور بعید نہیں کہ اگلے سال یا اس سے اگلے سال آپ کو پیچھے چھوڑ جائیں۔ اس لئے پتہ نہیں میں نے یہ کہہ کے آپ کے دلوں کو ہلایا ہے یا آپ (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) کر کے بیٹھ گئے ہیں کہ چلو اچھا ہوا ہمارے بھائی کو فوقیت مل گئی۔ جہاں مقابلے ہوں وہاں بھائی نہیں دیکھے جاتے۔ (کلام الٰہی) فرماتا ہے (۔) بھائی بھائی بنا دیا ہے تمہیں لیکن مقابلہ پھر بھی کروانا ہے اور وہ مقابلہ یہ ہے کہ تمہارے لئے ہم نے یہ مطمح نظر بنا دیا ہے کہ نیکیوں میں ضرور ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔ اس لئے جب نیکیوں میں مقابلہ ہو پھر بھائی بھائی نہیں دیکھنا پھر ضرور آگے بڑھنے کی کوشش کرنی ہے۔

سوئٹزرلینڈ کا نمبر سات ہے اور سوئٹزرلینڈ اس پہلو سے مالی اقتصادی حیثیت کے لحاظ سے دنیا کی سب سے اونچی قوموں میں سے ہے۔ جو یونائیٹڈ نیشنز کی طرف سے چارٹ چھپتے ہیں ان کا طریقہ یہ ہے وہ کہتے ہیں فرض کرو سوئٹزرلینڈ سو ہے تو امریکہ کتنا ہے' انگلستان کتنا ہے یا وہ شہروں کے موازنے کر کے بتاتے ہیں کہ اگر زیورچ اتنا ہے تو لندن کتنا ہے اور کوپن ہیگن کتنا ہے وغیرہ وغیرہ تو اس پہلو سے جو میں موازنہ بتا رہا ہوں سوئٹزرلینڈ کو خدا کے فضل سے تمام دنیا میں اقتصادی برتری اگر سب ملکوں پر نہیں تو اکثر ممالک پر حاصل ہے اس پہلو سے ان کا آگے آنا خوشی کی بات تو ہے مگر اتنی تعجب کی بات نہیں۔

انڈونیشیا بھی مالی قربانیوں میں ترقی کر رہا ہے اس کا نمبر آٹھواں ہے۔ بلجیئم کا نواں نمبر ہے اور جاپان کا دسواں نمبر ہے۔ بعض دوسرے چندوں میں جاپان آگے نکل جاتا ہے۔ یہ ہوتا رہتا ہے کبھی اس دوڑ میں کوئی کبھی دوسری دوڑ میں کوئی اور تو اس پہ کچھ پژمردہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ کوشش کرتے رہیں خدا جب جس کو توفیق دے اسی کو کامیابی نصیب ہوگی۔ فی کس مالی قربانی کے لحاظ سے سوئٹزرلینڈ نمبر ایک ہے۔ اگر سوئٹزرلینڈ کے یونائیٹڈ نیشنز کے چارٹ کی طرح سو نمبر مقرر کئے جائیں تو دوسرے نمبر پر امریکہ آتا ہے اس کے تہتر نمبر بنیں گے تیسرے نمبر پر بلجیئم آتا ہے جس کے اکسٹھ نمبر بنیں گے چوتھے نمبر پر کوریا جس کے انتیس نمبر اور جاپان کو پانچویں نمبر پر یہاں قربانی میں رکھا ہوا ہے لیکن دنیا میں وہ سوئٹزرلینڈ کے بعد نمبر دو ہے Per Capita Income کے لحاظ سے سوئٹزرلینڈ کے اگر سو نمبر ہیں تو جاپان کے چھیاسی نمبر یونائیٹڈ نیشنز نے مقرر کئے ہیں یہاں Per Capita Income سے مراد تجارتی انکم مراد نہیں ہے بلکہ Wages یعنی ایک آدمی جب نوکری کرتا ہے تو اس کو جو تنخواہ ملتی ہے اس کے اعداد و شمار سے یونائیٹڈ نیشنز نے یہ موازنہ شائع کیا ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں سب ملازموں کی اگر اوسط نکالی جائے تو ملازم پیشہ کو اگر سو پاؤنڈ ملتے ہوں تو جاپان کے ملازم پیشہ کو چھیاسی ملتے ہیں۔ پس اس پہلو سے سوئٹزرلینڈ کی جماعت کا نمبر ایک ہونا نسبت کے لحاظ سے یہ ایک بڑا مبارک قدم ہے اور انہوں نے دنیا کی اقتصادی توقعات کے مطابق جماعتی مالی قربانیوں میں بھی ویسا ہی نمونہ دکھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ پاکستان کے موازنے میں صرف اتنا بتانا کافی ہے لمبی فہرستیں پڑھنے کا وقت تو نہیں ہے کہ (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) ربوہ کو گزشتہ سالوں میں ہمیشہ اول آنے کی توفیق ملتی رہی ہے اس دفعہ بھی اول آیا ہے۔ اور نمبر دو جہاں تک بالغان کی قربانی کا تعلق ہے دفتر بالغان الگ ہے دفتر اطفال الگ ہے۔ ربوہ نمبر ایک ہے' کراچی نمبر دو ہے اور لاہور نمبر تین ہے۔ جہاں تک اضلاع کا تعلق ہے اسلام آباد پھر سیالکوٹ پھر راولپنڈی پھر فیصل آباد' گوجرانوالہ' گجرات' شیخوپورہ' سرگودھا' عمر کوٹ' کوئٹہ یہ دس اضلاع ہیں جن کو اسی ترتیب سے خدا تعالیٰ نے زیادہ خدمت کی توفیق بخشی ہے۔ جہاں تک اطفال کا تعلق ہے وہاں بھی ربوہ نمبر1 ہے اور کراچی کی بجائے لاہور نے دوسری پوزیشن سنبھال لی ہے۔ چنانچہ ربوہ اول' لاہور دوئم اور کراچی سوم ہے۔ جہاں تک اضلاع کا تعلق ہے گوجرانوالہ بہت پیچھے رہ جانے والی جماعتوں میں سے تھا جو آگے بڑھ کر اس میدان میں اول آگیا ہے اور راولپنڈی اس کے بعد پھر سیالکوٹ' پھر شیخوپورہ' پھر فیصل آباد' اسلام آباد' اوکاڑہ' سرگودھا' نارووال اور آخر پر میرپور خاص' یہ ہے خلاصہ اس سال کی مالی قربانیوں کا اور میں امید رکھتا ہوں کہ (اللہ نے چاہا تو) آئندہ بھی اسی ذوق و شوق کے ساتھ آپ وقف جدید کے میدان میں ہر پہلو سے پہلے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کرتے رہیں گے۔

جماعتوں کو میں پھر دوبارہ یاد دہانی کرواتا ہوں کہ نو مبایعین کو ضرور شامل کریں خواہ معمولی رقم لے کر بھی ان کو شامل کریں۔ ایک دفعہ جس کو خدا کی راہ میں محبت سے کچھ پیش کرنے کی توفیق مل جائے پھر وہ چسکا پڑ جاتا ہے پھر وہ زندگی بھر اس کا چسکا اترتا نہیں ہے۔ اس لئے بڑے بڑے بھاری بھاری چندے وصول نہ کریں شروع میں جتنی توفیق ہے اتنا وصول کریں تاکہ وہ جو محبت کا مضمون ہے وہ قائم رہے چٹی کا مضمون نہ آجائے۔ ایک دفعہ آپ نے نئے آنے والوں پر توفیق سے بڑھ کر بوجھ ڈال دیا اور اصرار کیا کہ تم سولہواں حصہ ضرور دو اور فلاں میں اتنا دو اور فلاں چندے میں اتنا دو تو بعید نہیں کہ وہ چونکہ کمزور ہیں ان کی کمریں ٹوٹ جائیں اور ایمان میں بڑھنے کی بجائے وہ پہلے مقام سے بھی نیچے گر جائیں اس لئے حکمت کے تقاضے پورے کریں۔ خدا تعالیٰ نے جو انفاق فی سبیل اللہ کی روح بیان فرمائی ہے کہ وہ تعلق باللہ ہونی چاہئے اور انسان اپنے شوق سے محبت کے طور پر پیش کرے اس رو سے جتنا کوئی توفیق پاتا ہے اس توفیق کو مدنظر رکھ کر اس سے لیں۔ لیکن کچھ نہ کچھ کی توفیق تو ہر ایک رکھتا ہے۔ اگر ایک معمولی رقم بھی وہ دے دے' خوشی سے دے دے تو وہ بھی قبول کر لیں اور تعداد بڑھانے کی کوشش کریں۔

تعداد تو جماعت میں مالوں کی بھی بڑھ رہی ہے اور انفس کی بھی بڑھ رہی ہے اس کے علاوہ ایک نظام ہے کہ جہاں تعداد کم بھی ہوتی چلی جاتی ہے اور وہ موت کے ذریعے خدا کا قطعی اٹل نظام چلتا ہے کہ نیک ہوں یا بد ہوں سب نے بالآخر خدا کے حضور واپس جانا ہے۔ جو ترقی کرنے والی قومیں ہیں ان کے زندوں کی تعداد مرنے والوں کے مقابل پر بہت تیزی سے بڑھتی ہے۔ جو زندہ رہنے والی قومیں ہیں ان کے اندر صاحب ایمان اور پر خلوص اور تعلق باللہ رکھنے والوں کی تعداد ان کے مقابل پر بہت زیادہ بڑھتی ہے جو چھوڑ کر واپس خدا کے حضور حاضر ہو رہے ہوتے ہیں۔

حضرت مولوی ابوالمنیر صاحب کا میں نے ذکر کیا تھا ان کے علاوہ بھی کچھ جنازے ہیں مولوی امیر احمد صاحب درویش قادیان' سلمیٰ صدیقہ صاحبہ امیر صاحب اسلام آباد علیم الدین صاحب کی بیگم' چوہدری فضل الٰہی صاحب ربوہ' منور احمد صاحب لون' مکرمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ علی محمد صاحب' یہ ہمارے شیر محمد کی بھاوجہ تھیں۔ مکرم ناصر احمد صاحب ہم زلف ملک اشفاق احمد صاحب افسر حفاظت یا نائب افسر حفاظت' ان سات کے جنازے بھی ابھی (۔) جمعہ اور عصر کے بعد پڑھے جائیں گے۔

مولوی صاحب کے متعلق بالکل مختصر تعارف میں کروا دیتا ہوں کہ آپ کی پیدائش 17 دسمبر 1917ء کی ہے یعنی مجھ سے عمر میں گیارہ سال بڑے تھے۔ اور اللہ کے فضل کے ساتھ بچپن ہی سے خدمت دین کے لئے وقف اور ہمہ تن خدمت دین خصوصاً علمی خدمت میں پیش پیش رہے۔ آپ کے دادا حضرت حکیم چراغ دین صاحب (۔) اور والد حضرت منشی عبدالحق صاحب (۔) دونوں (رفیق) تھے اور منشی صاحب کی اولاد ساری خدا کے فضل سے دیندار' بہت نیک' خدمت کرنے والی اور ان کی اگلی نسلیں بھی آگے پھر اسی رنگ میں رنگین ہیں۔ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کا دست شفقت خصوصیت سے حضرت مولوی صاحب پر ہوا کرتا تھا یہاں تک کہ بہت سے لوگ اس سے کچھ حسد نہیں تو رشک محسوس کرتے تھے مگر دیکھنے والوں کو حسد لگا کرتا تھا۔ اس حد تک مولوی صاحب سے حضرت امام جماعت الثانی شفقت فرمایا کرتے تھے کہ دوسرے علماء کو بھی تکلیف ہوتی تھی کہ اس میں کون سی زیادہ باتیں آگئی ہیں جو اتنا لاڈلا ہے۔ اور بڑی بات یہ تھی کہ خدمت دین میں خصوصیت سے علمی خدمت میں مولوی صاحب کو ایک بڑے لمبے عرصے تک توفیق ملی ہے کہ (حضرت امام جماعت الثانی) کی مدد کریں اور اس کا اظہار مختلف رنگ میں (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی) نے اس طرح بھی فرمایا کہ قادیان میں 1943ء ہی میں جو تعلیمی کمیٹی انجمن کی قائم فرمائی جس کے صدر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (۔) تھے اس میں مولوی صاحب کو بھی اپنی کم عمری کے باوجود اس زمانے کے لحاظ سے اس کا ممبر بنایا اور باقی ممبر جو تھے ان کا اندازہ کریں کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے علاوہ ملک غلام فرید صاحب' مولانا شمس صاحب' ملک سیف الرحمان صاحب وغیرہ یہ اس کے ممبران تھے۔ پھر ایک موقعہ پر آپ کو ناظم انخلاء آبادی مقرر فرمایا گیا۔ جامعۃ المبشرین میں 1949ء میں آپ بطور مدرس مقرر ہوئے۔ اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ جماعت میں جو عہدے ہیں ان کی کوئی خاص قیمت نہیں ہے۔ خدمت ہے بس۔ کسی وقت بھی کسی شخص کو کبھی ناظر بنا دیا جائے کبھی استاد بنا دیا جائے' مجال ہے جو کبھی ماتھے پر بل پڑیں کہ میں ناظر تھا اب میں استاد بنا دیا گیا ہوں۔ اسی طرح شوق اور ولولے سے ہنستے کھیلتے' مسکراتے ہوئے خدمت سرانجام دینے کی روح ہے جو جماعت کو زندہ رکھے ہوئے ہے۔ تو وہاں میرے بھی استاد تھے۔ (کلام الٰہی) کے لئے ہمارے مولوی نورالحق صاحب بھی استاد ہوا کرتے تھے اور بڑی شفقت کا تعلق تھا' بے تکلفی بھی تھی' بچے ان کو تعلیم میں چھیڑا بھی کرتے تھے اور یہ مسکرا کر کافی حوصلے کا ثبوت دیا کرتے تھے۔ یہ عجیب قسم کے ہمارے تعلقات ہوتے تھے۔ ادب بھی ہوتا تھا' بے تکلفیاں بھی تھیں۔

وقف جدید کا قیام ہوا ہے تو آغاز ہی سے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آپ بھی مجلس وقف جدید کے ممبر رہے اور ہم ہمیشہ مالی معاملات میں حضرت مولوی صاحب کو ضرور مقرر کیا کرتے تھے کیونکہ یہ یقین تھا کہ یہ مالی نگرانی میں بہت اعلیٰ مرتبہ رکھتے ہیں اور یقین ہوتا تھا کہ کسی غلط خرچ کی اجازت ہی نہیں دیں گے۔ اس لئے امانتوں پر دستخط کے لئے مولوی صاحب کا نام ضروری تھا اور اکاؤنٹس کو دیکھنے کے بعد جب تسلی کر لیتے تھے کہ ہر چیز درست خرچ ہو رہی ہے تب دستخط کیا کرتے تھے۔ پھر اراکین افتاء میں بھی آپ رہے۔ دارالقضاء کے بورڈ میں بھی رہے اور (۔) ناظم بک ڈپو سیکرٹری نصرت پرنٹرز رہ کر اہم خدمات سرانجام دیں۔ اب میں جو (کلام الٰہی) کا اردو ترجمہ کر رہا ہوں اس میں بھی حسب سابق جیسا کہ (حضرت امام جماعت الثانی) بعض علماء سے خدمتیں لیا کرتے تھے میں نے ایک ترجمہ (کلام الٰہی) کمیٹی بنائی ہے ربوہ میں جو میرے ترجمے پر گہری نظر ڈالتے ہیں کہیں کوئی گرامر کی غلطی میری لاعلمی کی وجہ سے رہ گئی ہو یا کوئی ایسا نکتہ جو میری توجہ میں لانا ضروری ہو وہ بڑی محنت سے اس پر غور کرتے ہیں تفصیل سے چھان بین کر کے اپنا مافی الضمیر میرے سامنے رکھ دیتے ہیں پھر میں فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کی بات سے اتفاق کروں یا نہ کروں۔ بسا اوقات کرتا ہوں بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ اکثر تجویزیں رد کرنی پڑتی ہیں وہ سمجھتے ہیں تو بڑی خوشی سے پھر قبول کر لیتے ہیں کہ ہاں یہ بات درست ہے تو اس طرح

ہم مل جل کر خدمت کر رہے ہیں۔ مولوی نور الحق صاحب کو بھی اس میں مقرر کیا گیا تھا اور اس میں انہوں نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ ہر میٹنگ میں شامل ہوتے تھے اور بڑی گہری نظر سے مشورہ بھیجا کرتے تھے جب میں مشورہ رد بھی کر دیتا تھا تو خوش ہوتے تھے اور کہتے تھے ہاں میں سمجھ گیا ہوں آپ کی بات درست، میری غلط اور جب قبول کرتا تھا تو شاید اور بھی زیادہ خوش ہوتے ہوں مگر اچھے تعلقات رہے ہمیشہ ان سے۔ اللہ ان کو غریق رحمت فرمائے۔

وہ پود جو واقفین کی اس زمانے میں قادیان کی پود ہے وہ عجیب بے نظیر پود تھی۔ کچھ رہ گئے ہیں بہت سے رخصت ہو گئے۔ جو رہ گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنے پیار اور اپنی رضا کی چادر میں لپیٹ کر یہاں سے لے جائے اور جو چلے گئے ہیں ان پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ پس (-) جمعہ کے بعد (-) عصر ہو گی کیونکہ آج کل دن چھوٹے ہیں اور اس کے معاً بعد (اللہ نے چاہا تو) ان سب (کا) (-) جنازہ پڑھا جائے گا۔

یاد رکھئے

1905ء

7- جنوری- کرم دین جہلمی کے دوسرے مقدمہ سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہائی کورٹ کی طرف سے بریت۔

○ فروری- تصنیف براہین احمدیہ حصہ پنجم اور زلزلہ عظیمہ (جنگ عظیم کی خبر)

○ 14- اپریل- پیش خبریوں کے مطابق کانگڑہ میں قیامت خیز زلزلہ۔

○ 5- اپریل اشتہار الدعوت کی اشاعت۔

○ 2- مئی- ابوالکلام آزاد کے بڑے بھائی ابو النصر آہ کی قادیان میں آمد۔

○ 3- مئی- آہ نادر شاہ کہاں گیا۔

یہ بات 8- نومبر 1933ء کو پوری ہوئی۔

○ 25- مئی- ابوالکلام آزاد کی قادیان میں آمد اور حضرت صاحب سے ملاقات۔

○ 8- اکتوبر- اشتہار.... الحق کی اشاعت اور حضرت امام حسینؑ اور اہل بیت سے بے انتہا محبت کا اظہار۔

○ 11- اکتوبر- وفات۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی۔ امانتاً دفن کئے گئے۔

○ 23- اکتوبر- حضرت صاحب کا آخری سفر دہلی۔

○ 24- اکتوبر- دہلی میں اولیاء اللہ کی قبور پر دعا۔

○ 5- نومبر- حضرت صاحب کا سفر لدھیانہ اور لیکچر۔

○ 8- نومبر- سفر امرتسر اور لاہور۔

○ 12- نومبر- قادیان واپسی۔

○ 3- دسمبر- وفات حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی۔

○ 6- دسمبر- حضرت صاحب نے رخصت ہونے والے علماء کے جانشین تیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

○ 20- دسمبر- الوصیت کی اشاعت۔

قرب وصال کے متعلق الہامات۔

بہشتی مقبرہ کے قیام اور اس میں دفن ہونے کی شرائط کا اعلان۔

○ 27- دسمبر- حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ آپ کے وجود سے بہشتی مقبرہ کا افتتاح ہوا۔

○ جلسہ سالانہ پر حضرت صاحب کی تقریر احمدی اور غیر از جماعت میں کیا فرق ہے۔

اس سال حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقا پوری اور حضرت چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی نے بیعت کی۔

1906ء

15- جنوری- الہام تزلزل در ایوان کسریٰ افتاد۔

○ 29- جنوری- صدر انجمن احمدیہ کا قیام۔

جنوری ہی میں مدرسہ احمدیہ کا آغاز مدرسہ تعلیم الاسلام کی دینیات شاخ کی شکل میں ہوا۔

○ 5- فروری- حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی شادی حضرت صاحب کی رویاء کے مطابق ہوئی۔

○ 11- فروری- تقسیم بنگال کی تنسیخ کے متعلق حضرت صاحب کا الہام جو 12- دسمبر 1911ء کو پورا ہوا۔

○ یکم مارچ- سہ ماہی رسالہ تشحیذ الاذہان کا اجرا ہوا۔

○ 9- مارچ- چشمہ مسیحی کی اشاعت۔

○ مارچ ہی میں تجلیات الٰہیہ کی تصنیف۔

○ 4- اپریل- چراغ دین جمونی کی وفات۔

○ 30- اپریل- حضرت صاحب نے عبدالحکیم پٹیالوی کے بد عقائد کی وجہ سے اسے جماعت سے خارج کر دیا۔

○ اپریل- حضرت میر قاسم علی صاحب اور پادری احمد مسیح کا مباحثہ۔

○ 10- مئی- حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی شادی۔

○ 26- مئی- حضرت صاحب کے پہلے پوتے مرزا نصیر احمد ابن حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی ولادت۔

○ جولائی- رسالہ تعلیم الاسلام کا اجراء۔ ایڈیٹر حضرت سید سرور شاہ صاحب۔

○ 15- نومبر- حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا نکاح۔

○ دسمبر- جلسہ سالانہ 2500 افراد کی شمولیت۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جلسے پر پہلی دفعہ تقریر کی۔

○○○

ایک اچھی بات

خالق کو راضی کرو۔ پھر سب راضی ہی راضی ہیں۔ دعائیں کرتے رہو کہ بڑی بڑی خفیہ راہوں سے شرک آتا ہے۔

یاد رفتگان

فرید احمد ناصر مربی سلسلہ

محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب

محلہ دار الرحمت غربی کی وہ گلی جس کے کونے میں پہلے روزنامہ الفضل کا دفتر ہوا کرتا تھا آج تک الفضل والی گلی مشہور ہے۔ اس کے عین درمیان میں ہمارا گھر تھا جو ہم نے کرائے پر لیا ہوا تھا، وہیں پر میری پیدائش ہوئی اور حسن اتفاق سے محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب بھی عرصہ سے اسی گلی میں مقیم تھے۔ میرے والد صاحب کا آپ سے اس سے بھی پہلے کا تعلق تھا۔ جو اس گلی میں منتقل ہونے کے بعد محلے دار ہونے کے ساتھ ساتھ خاندانی تعلق میں تبدیل ہو گیا۔ میرے والد محترم نور احمد صاحب عابد جب فوج سے ریٹائرڈ ہو کر احمد نگر آئے تو بلدیہ میں سیکرٹری رکھوانے کے لئے آپ ہی نے انہیں انٹرویو دینے کے لئے کہا جس پر میرے والد صاحب نے آمادگی کا اظہار کرتے ہوئے انٹرویو دیا اور پھر سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی فہرست میں سب سے پہلا نام پالیا جبکہ صوفی صاحب اس وقت چیئرمین تھے۔ بعد ازاں جب میرے والد صاحب کا تبادلہ کسی اور شہر میں ہو گیا تو آپ ہمارے سارے گھر کے ایک قسم کے تربیتی سرپرست مقرر ہو گئے۔ ہفتے بھر میں اگر کسی عبادت پنجوقتہ میں سے کسی ایک میں بھی ہم میں سے کسی ایک نے بھی سستی کی ہوتی تو انہیں ان کی آمد پر بتا دیا کرتے۔ جس کے نتیجہ میں ہم میں اس بارہ میں سستی نام کی کوئی چیز باقی نہ رہ گئی۔ صبح کی عبادت میں گلی میں سے گزرتے ہوئے آپ کا مخصوص کھنگورا میری والدہ محترمہ کے لئے اس بات کا الارم ہوتا کہ عبادت باجماعت میں چند منٹ ہی باقی رہ گئے ہیں اور وہ ہمیں یہ فقرہ کہہ دیتیں "صوفی صاحب گزر گئے ہیں" اور ساتھ ہی پکڑ پکڑ کر بیت الناصر میں بھیجنے کے لئے گھر کی دہلیز تک چھوڑنے آتیں۔

ان دنوں آپ کی صحت اتنی اچھی تھی کہ گرمیوں کے دنوں میں اپنی آستین اوپر کر کے جب آپ نوجوانوں میں کھڑے باتیں کر رہے ہوتے تو اپنے مضبوط بازوؤں اور خصوصاً چمکتے سفید ڈولوں کی وجہ سے نہایت جوان لگتے جو بعد میں آہستہ آہستہ کمزور ہوتے ہوتے اپنی چمک اور خوبصورتی ہمیشہ کے لئے کھو گئے۔ انہیں دنوں میں جب کہ میری عمر 12 سال تھی ایک دن عصر کی عبادت سے فارغ ہو کر جب ہم سب بیت الناصر سے جوتے پہن کر باہر نکل رہے تھے کہ آپ نے فرمایا "فرید! زمین گول ہونے کی کوئی دلیل دو" میں چونکہ بچہ تھا مجھے اور تو کوئی جواب نہ سوجھا میں نے دلیل کے طور پر کہا گلوب جو لیبارٹریوں میں پڑا ہوتا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ زمین گول ہے۔ محترم صوفی صاحب نے اپنا مخصوص قہقہہ لگایا جو دور ہی سے پہچانا جا سکتا تھا۔ اپنی بائیسکل کو تھاما اس پر سوار ہوئے اور گھر کی طرف چلے گئے اور میں یہ سوچتا ہوا اپنے گھر کی سمت چل پڑا کہ نجانے یہ قہقہہ صحیح جواب پانے پر تھا یا کہ غلط جواب بتانے پر۔

عبادت الٰہی سے آپ کو خاص لگاؤ تھا جو کہ بقول آپ کے انہیں اپنے والد صاحب سے ملا تھا۔ چنانچہ آپ اپنے بچپن کا اپنے والد صاحب سے منسلک واقعہ بڑے مزے لے لے کر سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ آخر شب وہ عبادت میں مصروف تھے کہ ان کے ہاتھ دعا کے لئے اٹھے جن میں یکایک شہد ٹپکنے لگا۔ میں قریب ہی سویا ہوا تھا انہوں نے مجھے آوازیں دینا شروع کر دیں بشارت اٹھو بشارت اٹھو شہد کھالو چنانچہ میں ہڑبڑا کر اٹھا اور ان کے ساتھ خود بھی جلدی جلدی شہد کھانے لگا۔

عبادت آپ کا شغف تھا جس میں کلام الٰہی پر تدبر خاص اہمیت رکھتا تھا۔ آپ تادم آخر بیماری سے قبل تک اپنے محلے کی بیت الناصر میں باقاعدگی سے اس کا درس دیا کرتے تھے جو تعلیم کلام الٰہی کلاس کی شکل اپنے اندر رکھتا تھا۔ حضرت امام جماعت الثانی نے (-) کبیر جلد نہم میں آپ کا ذکر بھی کیا جسے آپ اپنی کلام الٰہی سے محبت کے ثبوت کے طور پر پیش کیا کرتے تھے۔ سیرت النبی ﷺ کے کئی واقعات ہم نے پڑھنے سے قبل ہی آپ سے سن رکھے تھے۔ اپنے محلہ کے صدر بھی رہے اور عبادت سے قبل کبھی کبھار بازار جسے منڈی کہا جاتا ہے میں سائیکل پر چکر بھی لگایا کرتے تا کہیں کوئی دوکاندار عبادت سے غافل سب سے بہتر تجارت کو چھوڑ کر ادنیٰ تجارت میں تو مصروف نہیں۔ اسی طرح کئی دفعہ گراؤنڈ میں آکر عبادت کے وقت کھیل کو رکوا دیا کرتے۔

جلسہ سالانہ کے مواقع پر آپ کے گھر پشاور سے مہمان آیا کرتے جن کے لئے صبح و شام لنگر خانہ نمبر 2 سے کھانا لانے کی ذمہ داری بھی ہم بھائیوں کے سپرد تھی چنانچہ باوجود چھوٹی عمر ہونے کے بھی میں ان کے گھر باقاعدگی سے کھانا دے کر آتا۔ آپ کا گھر کسی قدر کھلا جس میں امرود کے درخت، ایک بیری کا بڑا درخت، مرغیوں کا ایک بڑا ڈربہ اور پھولوں کے پودوں پر مشتمل تھا۔ جس کے دونوں طرف صحن اور درمیان میں چند کمرے اور برآمدہ تھا۔ مرغیوں کے انڈے اور موسم کے مطابق امرود اور بیر آپ خصوصی طور پر ہمارے لئے ہمارے گھر میں دے جایا کرتے تھے۔

میرے جامعہ میں آنے کے بعد آپ سے میرا تعلق مزید پختہ ہو گیا سرپرستی ایک روحانی باپ کی شکل اختیار کر گئی۔ میں بسا اوقات کلام الٰہی سے متعلق سوال پوچھنے آپ کے چھوٹے سے کمرے چلا جایا کرتا جس میں آپ اپنی کتب اور ہومیو ادویات کے ساتھ تشریف فرما ہوتے۔ وہاں باتوں کے دوران آپ کے بے بہا علمی ذوق کا اندازہ ہوتا تھا آپ اردو اور پنجابی کے علاوہ عربی اور انگلش زبانوں میں نہایت روانی رکھتے تھے۔ اگر آپ کو مجھ سے کوئی کام ہوتا تو کلاس روم میں رقعہ بھیجدیا کرتے جس میں کبھی ابن عابد اور کبھی

باقی صفحہ 7 پر

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر31015 میں رضوان طارق خان ولد محمد رشید طارق قوم راجپوت وریا پیشہ طالب علم عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سلطانپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رضوان طارق خان سلطانپورہ لاہور گواہ شد نمبر1 سعید احمد نعیم سلطانپورہ لاہور گواہ شد نمبر2 محمد رشید طارق والد موصی لاہور۔

مسل نمبر31031 میں تنویر احمد ولد چوہدری مقبول احمد قوم جٹ سندھو پیشہ ملازمت عمر27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-10-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2550 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد تنویر احمد فلیٹ F 26/764 کینٹ بازار ڈرگ روڈ کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر2 محمد جمیل ولد محمد شریف ڈار سیکرٹری وصایا ڈرگ روڈ کراچی۔

مسل نمبر31032 میں طارق محمود ولد میاں محمود احمد صاحب اسلم قوم میاں پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 26/201 کینٹ بازار ڈرگ روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-10-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طارق محمود 26/201 کینٹ بازار ڈرگ روڈ کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر 2 محمد جمیل وصیت نمبر 13136۔

مسل نمبر31033 میں صاحب نور بنت رسالدار ملک غلام محمد قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-5-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ترکہ والد صاحب زرعی زمین سکنی مکان ترکہ والد صاحب جس کے وارث کے وارث 2 بھائی 3 بہنیں ہیں۔ 1۔ زرعی زمین بارانی درجہ اول برقبہ 54 کنال واقع دوالمیال مالیتی۔/189000 روپے۔ 2۔ زرعی زمین بارانی درجہ دوم 31 کنال واقع دوالمیال مالیتی۔/46500 روپے۔ 3۔ مکان سکنی پرانا مشتمل بر 2 کمرے بیٹھک کوٹھی سٹور برآمدہ ڈیوڑھی مالیتی۔/32000 روپے۔ 4۔ اراضی سکنی مکان برقبہ 10 مرلہ قیمت بحساب۔/2000 روپے فی مرلہ مالیتی۔/20000 روپے۔ کل ترکہ والد صاحب مالیتی۔/287500 روپے جس میں میرا شرعی حصہ 1/7 ہے۔ 5۔ زیورات طلائی وزنی اڑھائی تولہ مالیتی۔/11750 روپے۔ رقم انویسٹمنٹ بصورت سپیشل سیونگ سرٹیفکیٹ 3 سالہ سکیم قومی بچت سکیم۔/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/5000 روپے ماہوار بصورت منافع از قومی بچت سنٹرل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صاحب نور بنت رسالدار ملک غلام محمد محلہ احمدیہ دوالمیال ضلع چکوال گواہ شد نمبر1 ظفر اللہ بھائی موصیہ گواہ شد نمبر 2 ملک عبدالعزیز وصیت نمبر 11217۔

مسل نمبر31034 میں بشیر احمد ولد رحمت علی قوم آرائیں پیشہ زراعت عمر60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 96 گ۔ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-8-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ 6 کنال مالیتی۔/90000 روپے۔ 2۔ سکنی زمین برقبہ ایک کنال مالیتی۔/80000 روپے۔ 3۔ ملبہ مکانات مالیتی۔/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/250 روپے ماہوار بصورت از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد چک 96 گ۔ب P/O خاص ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر1 محمد رمضان وصیت نمبر20048 گواہ شد نمبر2 علی محمد چک 96 گ۔ب ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر31035 میں مشہود احمد ولد محمد اسلم قوم ڈوگر پیشہ طالب علمی عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-4-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ سائیکل مالیتی۔/1300 روپے۔ اور نقد رقم۔/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مشہود احمد P-163 سعود آباد سمن آباد فیصل آباد گواہ شد نمبر1 مظفر حسین وصیت نمبر23150 گواہ شد نمبر2 سید محمد یحییٰ وصیت نمبر23228۔

مسل نمبر31022 میں امتیاز احمد کرامت ولد کرامت حسین مختار قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اگرور کالونی اورنگی ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش و ہواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-8-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد امتیاز احمد کرامت A-151 اگرور کالونی اورنگی ٹاؤن کراچی گواہ شد نمبر1 کرامت حسین مختار وصیت نمبر20448 گواہ شد نمبر2 منور احمد ونیس وصیت نمبر 25282۔

مسل نمبر31023 میں سید محمد میاں سلیم شاہجہان پوری ولد سید محمد علی میاں قوم سید پیشہ پنشنر عمر85 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی بقائی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-10-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی ہے۔ مکان واقع فیملی کوارٹرز نواب شاہ مالیتی Rs400000 اس وقت مجھے مبلغ 610 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید محمد میاں سلیم 15/ 30 - R دستگیر سوسائٹی کراچی 75950 گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر2 قریشی محمود احمد وصیت نمبر20457

مسل نمبر31024 میں چوہدری انیس احمد صاحب ولد چوہدری عبداللطیف صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ساڑھے اکتالیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلستان جوہر کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-10-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ 350000 روپے۔ 2۔ پلاٹ برقبہ 400 مربع گز نمبر64۔ B سیکٹر نمبر5 سرجانی ٹاؤن کراچی مالیتی 180000 روپے۔ 3۔ بنک بیلنس 38000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی 568000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 39500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری انیس احمد 8 سویٹ ہوم بلاک نمبر19 گلستان جوہر کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر2 محمد اشرف کھوکھر گلستان جوہر کراچی۔

مسل نمبر31025 میں مرصع انیس زوجہ چوہدری انیس احمد صاحب قوم انصاری پیشہ خانہ داری عمر33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلستان جوہر کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-10-13 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل

حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ زیور طلائی وزنی 300 گرام مالیتی 135000 روپے۔ 2۔ مکان نمبر 8 سویٹ ہوم بلاک 19 گلستان جوہر کراچی مالیتی 1200000 روپے۔ 3۔ ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ 325000 روپے۔ کل جائیداد 1660000 روپے اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مرصع انیس 8/19 سویٹ ہوم گلستان جوہر کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر2 چوہدری انیس احمد خاوند موصیہ

بقیہ صفحہ 5

پاشا (میرے بڑے بھائی جان کا نام ہے جس سے انہیں بہت پیار تھا) کے القابات سے یاد فرمایا کرتے۔ اتنا گہرا تعلق ہونے کے باوجود آپ احسان کرتے ہوئے کبھی بھی عدل کے ترازو کو ہاتھ سے پھسلنے نہ دیتے جو آپ کی فطرت کی حق گوئی پر مہر تصدیق تھی۔

حضرت بانی سلسلہ کی کتب سے محبت کا یہ عالم تھا کہ حضرت بانی سلسلہ کی ضخیم کتب ایک نشست میں مکمل کر لیتے اور کہتے کہ جس طرح لوگ افسانے شوق سے پڑھتے ہیں میں اس سے زیادہ شوق اور انہماک سے حضرت بانی سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کرتا ہوں جس کی وجہ سے مجھے آپ کی کتب کے صفحات ازبر ہیں اور ہمیں بھی اسی طرح حضرت بانی سلسلہ کی کتب کے مطالعہ کی تلقین فرمایا کرتے۔

امامت سے ہر دور میں آپ کا ذاتی تعلق رہا۔ جس میں آپ نے اطاعت کی روح کو کسی صورت میں بھی دھچکا نہیں لگنے دیا۔ جس کی ایک مثال آپ کے اوپر آنے والی آزمائش تھی جو چند ماہ تک رہی۔ اسی دوران میرے بڑے بھائی جان جن کا ذکر اوپر گزر چکا ہے آپ کے گھر گئے اور آپ کی اہلیہ سے دریافت کیا کہ اگر صوفی صاحب فرمائیں تو میں ان کو دبا دوں۔ آپ کی اہلیہ آپ کے کمرے میں گئیں اور پیغام دیا تو صوفی صاحب کی نہایت جلالی اور رقت سے پر آواز صحن تک سنائی دی کہ "نہیں اسے واپس بھیج دو"

اس عظیم اور گہرے تعلق کی وجہ سے آپ کی وفات ہم سب گھر والوں کے لئے ایک بہت بڑا صدمہ تھی۔ آپ کی تعزیت کے طور پر میرے سب بھائیوں کی طرف سے گھر میں خطوط موصول ہوئے اور مجھے اللہ تعالیٰ نے آپ کے جنازے کو کندھا دینے اور اسے ادا کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائی جو میرے ان سے ایک خاص تعلق کی ایک اعتبار سے آخری کڑی تھی۔

○○○

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ رشیدہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد جمیل صاحب کی آنکھوں کا کامیاب اپریشن ہو گیا ہے۔ اپریشن کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترم عبدالسلام صاحب آف ہڈیارہ (لاہور) گذشتہ دس روز سے بے ہوشی کی کیفیت میں ہیں ان کی جلد صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ سلیم منور صاحب آف راولپنڈی کچھ عرصہ سے پیٹ میں خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اپریشن خدا کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مرزا سلیم بیگ صاحب ٹاؤن شپ لاہور بخار کی وجہ سے ایک ماہ سے بیمار ہیں اور جناح ہسپتال میں داخل ہیں احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمود احمد عارف صاحب دارالصدر غربی ربوہ عرصہ دو سال سے ایک ٹریفک کے حادثہ میں شدید زخمی ہو کر مفلوج ہیں۔ دائیں ٹانگ تین جگہ سے ٹوٹ چکی ہے۔ جس کی وجہ سے ابھی تک اچھی طرح چلنے کے قابل نہیں ہو سکے۔ زخموں سے ابھی تک وقفہ وقفہ سے پیپ جاری ہے موصوف بہت تکلیف میں ہیں احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں شفا عطا فرمائے۔

○ محترمہ امتہ القیوم صاحبہ مغل پورہ لاہور نمونیہ کی وجہ سے 97-2-12 کو اوکاڑہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم بشیر احمد چیمہ صاحب ربوہ بعارضہ گلے کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ اب سال ہونے کو ہے دوبارہ شدید تکلیف ہے رمضان ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم قریشی مظفر احمد صاحب دارالعلوم غربی مورخہ 97-1-24 وفات پا گئے ہیں موصوف مکرم قریشی مقبول احمد ناصر صاحب (اکاش الیکٹرونکس) کے والد محترم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر سعید احمد صاحب فیصل ٹاؤن لاہور بعمر 77 سال دل کی تکلیف کے شدید حملہ کے نتیجہ میں مورخہ 9۔ فروری کو وفات پا گئیں۔ اگلے روز محترم یونس خالد صاحب مربی سلسلہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے جنازہ پڑھایا۔ اور ماڈل ٹاؤن لاہور کے قبرستان میں تدفین ہوئی۔ اور مکرم جنرل (ر) ناصر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور نے دعا کروائی۔ محترمہ خالدہ رشید صاحبہ نگران لجنہ حلقہ جات علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 97-1-19 کو مکرم اعجاز احمد صاحب معلم وقف جدید کھریپڑ ضلع قصور کو بیٹے سے نوازا ہے حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام اعزاز احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم بہادر خان صاحب (وفات یافتہ) درویش قادیان کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو باعمر اور سعادت مند بنائے۔

○ مکرم محمد منظور احمد خان ایاز صاحب لاہور سے لکھتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی فرح کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 97-2-9 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولود عزیز عاطف بن مسلم کی بیٹی ہے۔ درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو بانصیب۔ قرۃ العین اور خادمہ دین بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم نصیر الدین احمد صاحب کو مورخہ یکم فروری 97ء کو 2 لڑکیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے بچے کا نام عدیل احمد عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر۔ سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

گمشدگی پاسپورٹ

○ مکرم عطاء الرحمان صاحب کا پاسپورٹ نمبر B103286 اور چند ضروری کاغذات ایک لفافے میں تھے۔ جو کہ دارالرحمت سے دارالنصر اور وہاں سے لاری اڈہ کی طرف جاتے ہوئے راستے میں گر گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملا ہو تو براہ کرم دفتر صدر عمومی صاحب یا الفضل کے دفتر میں پہنچا دیں۔

موصیان کرام

○ مالی سال 30۔ جون کو ختم ہو جاتا ہے۔ کوشش کریں دوران سال کا چندہ حصہ آمد 30۔ جون 1997ء سے قبل ادا کر دیں اس طرح اگر کوئی بقایا سابقہ ہے تو وہ بھی 30۔ جون سے قبل ادا کر کے مطلع کریں۔

○ نقل مکانی کی صورت میں اپنے نئے ایڈریس سے فوری دفتر وصیت کو مطلع کریں نیز مقامی جماعت کو بھی مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

اعلان ایوارڈ

○ برطانیہ کی مختلف یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں اور کالجوں کے پرنسپل صاحبان پر مشتمل کمیٹی (CVCP) نے (OVERSEAS) اوورسیز ریسرچ سٹوڈنٹس ایوارڈ سکیم 1997ء کا اعلان کیا ہے۔ یہ ایوارڈ ان طلبہ کو دیا جائے گا جو برطانیہ میں پوسٹ گرایجوئیٹ ریسرچ پروگرام میں تعلیم کے خواہش مند ہوں۔ اس ایوارڈ کے لئے چناؤ تعلیمی ریکارڈ اور تحقیق کی طرف میلان دیکھ کر کیا جائے گا۔

اس یوارڈ کے لئے فارم (ORS/1) اس برطانیہ کی یونیورسٹی کو لکھ کر حاصل کئے جا سکتے ہیں جہاں پر داخلہ لینا مطلوب ہو۔ داخلہ ہونے کی صورت میں ہی اس ایوارڈ کے لئے چناؤ ممکن ہو گا۔ برطانیہ کی وہ تمام یونیورسٹیاں جن کے لئے یہ ایوارڈ دیا جا سکے گا ان کی فہرست اور ایڈریس نظارت تعلیم میں مہیا ہیں۔ طلبہ اس سلسلہ میں مضامین کی تفصیل اور دیگر معلومات کے لئے نظارت سے رابطہ کریں۔ مختلف یونیورسٹیوں سے فارم منگوانے کے بعد متعلقہ ادارہ میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 28 اپریل 97ء ہے۔ اس لئے اس سلسلہ میں فوری کاروائی کریں۔

(نظارت تعلیم)

نمایاں کامیابی

○ مکرمہ اسماء خالد صاحبہ بنت مکرم خالد عمر صاحب ساہیوال نے اس سال بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان سے ایم ایس سی باٹنی میں 1200 میں سے 773 نمبر حاصل کر کے تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ مکرم محمد عمر ریٹائرڈ ایس پی (وفات یافتہ) کی پوتی اور مکرم شیخ منور حسین صاحب سابق امیر جماعت منڈی بہاؤالدین کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آئندہ بھی عزیزہ کو دینی اور دنیاوی ترقیات عطا فرمائے۔

خبریں

ربوہ : 24 - فروری-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم نواز شریف نے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر قوم کے نام اپنے خطاب میں تنخواہ دار طبقے کے لئے گریڈ 1 سے گریڈ 16 تک 300 روپے ماہانہ اضافے کا اعلان کیا ہے۔ نجی شعبے کے ادارے بھی یہ اضافہ کریں گے۔ پنشن میں بھی دس فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے۔ یہ اضافہ یکم مارچ 1997ء سے لاگو ہو گا۔

○ ملک بھر میں جمعہ کی چھٹی ختم کر دی گئی ہے اس کی بجائے ہفتہ وار چھٹی اتوار کو کی جائے گی۔ جمعہ کے روز نصف دن کام ہوا کرے گا۔ بارہ بجے دوپہر سب دفاتر بند ہو جائیں گے۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے عوام کی حالت بہتر بنانے ملک سے وی آئی پی کلچر ختم کرنے اور معاشی حالت بہتر بنانے کے لئے انقلابی اقدامات کا اعلان کیا ہے۔ ارکان اسمبلی کے ترقیاتی فنڈ ختم کر دیئے گئے ہیں۔ شادیوں پر مشروبات اور کھانوں اور سرکاری دفاتر ٹرینوں اور فضائی پروازوں کے دوران سگریٹ نوشی پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

○ خواتین کی بے حرمتی اور گینگ ریپ پر موت کی سزا ہو گی۔ غریب طلباء کے لئے تعلیمی کارڈ اور علاج معالجہ کے لئے نیشنل ہیلتھ کارڈ جاری ہوں گے۔ ڈیوٹی فری کاریں منگوانے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ وزیراعظم ہاؤس کے اخراجات میں کمی کر دی گئی ہے۔ وزیروں سیکرٹریوں اور اعلیٰ افسران کو صرف ایک کار ملے گی۔ فالتو کاریں ییلو کیب سکیم میں جائیں گی۔

○ وزیراعظم نے ملک کے قرضے اتارنے کے لئے جس مہم کا اعلان کیا ہے اس کے تحت انہوں نے اپنی فیملی کی طرف سے 10 ملین روپے اس فنڈ میں دینے کا اعلان کیا ہے۔ اس مہم کا نام "قرضہ اتارو ملک سنوارو" رکھا گیا ہے۔

○ وزیروں اور مشیروں کو گاڑیوں پر قومی جھنڈے لہرانے سے روک دیا گیا ہے۔ سیاستدانوں کے بیرون ملک علاج پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ وزیراعظم اور اعلیٰ شخصیات کے استقبال کے لئے پولیس اور ایجنسیوں کے نوجوان گھنٹوں کھڑے نہیں رہیں گے۔ احتسابی کمیٹیاں بنائی جائیں گی۔

○ وزیراعظم نے روزانہ نصف گھنٹے کا وقت' صبح نو بجے سے ساڑھے نو بجے تک' عوام سے براہ راست بذریعہ فون رابطے کے لئے مقرر کیا ہے۔ ایک منٹ کی اس فون کال کا کوئی بل نہیں ہو گا۔ یہ فون نمبر 051-9208881 ہے۔ اس کے علاوہ فیکس نمبر 051-9208890 پر پیغام بھیجا جا سکے گا۔ وزیراعظم اس فون پر عوام سے خود بات کریں گے۔

○ وزیراعظم نے اعلان کیا ہے کہ وفاقی کابینہ اور صوبائی کابینہ انتہائی مختصر ہو گی۔ اراکین اسمبلی ملازمتوں کی سفارش بھی نہیں کر سکیں گے۔ میٹرک تک قرآن مجید کی تعلیم لازمی ہو گی سرکاری زمینیں کسانوں میں تقسیم کر دی جائیں گی۔ دفاعی اخراجات میں کمی نہیں کی جائے گی۔ ایٹمی پروگرام جاری رہے گا۔ کشمیریوں کی حمایت جاری رہے گی۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ بطور وزیراعظم میں اپنی ذات پر ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کروں گا۔ قومی پرچم صرف صدر' وزیراعظم چیئرمین سینٹ سپیکرز' گورنرز' وزرائے اعلیٰ اور چیف جسٹس صاحبان استعمال کریں گے۔ سیکیورٹی کے نام پر جاہ و جلال کا سلسلہ بند کر دیا گیا۔ تمام وفاقی وزارتوں اور صوبائی حکومتوں کو غیر ضروری اخراجات 7 دن کے اندر ختم کرنے کی سکیم بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔

○ وزیراعظم نے کہا کہ سرکاری ملازمین میری یا کسی دوسری سیاسی پارٹی کے ساتھ روابط کا سلسلہ بند کر دیں۔

○ بلدیاتی انتخابات جلد کرانے اور انہیں مقامی سطح پر اختیارات منتقل کر دیئے جائیں گے۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ ہم ایک بری حکومت کی جگہ دوسری بری حکومت دینے نہیں آئے۔ احتساب کی زد میں نواز شریف آئے یا کوئی اور سب کو حساب دینا پڑے گا۔ قرضے معاف کروانے والوں سے قرضے واپس لے لیں گے۔ جو بھی کسی بڑے عہدے پر رہا اس سے ضرور پوچھا جائے گا کہ تمہارے پاس دولت کہاں سے آئی۔ اسلامی بینکاری کا نظام رائج کیا جائے گا۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ وزارت عظمیٰ نعمت سے زیادہ "مصیبت" ہے۔ انہوں نے بھارتی جریدے انڈیا ٹوڈے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ میں نے ماضی سے بہت سبق سیکھا ہے۔ بھارت سے تعلقات بہتر بنانے کی کوشش کروں گا۔

○ صدر نے گورنر پنجاب خواجہ احمد طارق رحیم کو اسلام آباد میں طلب کیا اور شیخوپورہ میں دہشت گردی کے واقعے پر ان سے تشویش کا اظہار کیا۔ سینٹ کے انتخاب تک گورنر طارق رحیم اپنے عہدے پر برقرار رہیں گے۔

○ بھارتی وزیراعظم دیوی گاؤڑا نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر شملہ سمجھوتے کے تحت گفتگو ہو سکتی ہے۔ بھارت پڑوسی ملکوں سے بہتر تعلق چاہتا ہے۔ پاکستان کی نئی حکومت کے ساتھ بھی تجارت مواصلات اور دیگر معاملات پر مذاکرات کا آغاز ہونے والا ہے۔

○ باخبر ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کی پرائیویٹ سیکرٹری ناہید خان نے لندن اور بیلجیئم میں کروڑوں روپے کی جائیداد خریدی ہے۔

○ بھارت نے پرتھوی میزائل کا ایک اور تجربہ کر ڈالا ہے۔ یہ تجربہ اڑیسہ میں چندی پور کے نواح میں ہوا میزائل موبائل لانچر سے فائر کیا گیا۔ بیشتر گاؤں خالی کرا لئے گئے۔ 1982ء کے بعد سے یہ میزائل کا 16واں تجربہ ہے۔

BASHIR
GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
Ph: Shop: 211806 Res: 211883

اٹھرا کی کامیاب علاجگاہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا مشہور دواخانہ
علامات: مردہ بچے پیدا ہونا ۔ امید کا نقصان
چنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ
گوجرانوالہ

دوا تدبیر ہے
دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ ۔ کامیاب علاج
مجربات خصوصی
حبوب مفید اٹھرا 30/- ، 90/-
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) 250/-
زدجام عشق خاص 1000/-
سونے چاندی کی گولیاں 250/-
ناصر دواخانہ ۔ ربوہ
فون نمبر: 04524-212434

ہر سائز کا ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
اعتماد کا نام
بہترین میٹریل ☆ شاندار رزلٹ
الطاہر سیٹلائٹ سسٹم
بوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212974

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. FOREIGN EXCHANGE CENTRE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپکی اور آپکے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانا پیش کرتے رہے ہیں
● اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں ● عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں
یاد رکھیں
رشید برادرز ٹینٹ سروس
نزد خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ
فون دوکان: 211584
پروپرائٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات
زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں کی جاتی
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
فون دوکان: 212837
گھر: 212175
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ